UNIVERSAL LIBRARY
OU_224828
UNIVERSAL LIBRARY

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ

کارروائی

سالِ دوم ندوۃ العلما

جو

تیسرے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ شہر بانس بریلی مین پڑھی گئی

اور

بغرضِ اطلاع اہلِ اسلام عموماً و شرکاے ندوۃ العلما خصوصاً

اصح المطابع لکھنؤ مین محمود کے طبع ہوئی

بسم اللہ محسن الابتداء
ونسألہ الرضا فی الانتہاء

جناب صدر انجمن و دیگر اراکین جلسہ

مین حسب دستور شروع اجلاس مین ندوۃ العلما کی گذشتہ کارروائیون اور اونسے جو نتیجے پیدا ہوئے یا جسقدر اونکی تعمیل ہوئی اونکی ایک مختصر روداد آپکی خدمت مین پیش کرتا ہون۔

جس مبارک زمانے مین اس مجلس کی بنیاد قائم ہوئی تھی اوسوقت اُسکے دو مقصد اعلیٰ قرار دیے گئے تھے ایک اصلاح طریقۂ تعلیم دوسرا رفع نزاع باہمی اور ظاہر ہی کہ مسلمانون کی دینی و دنیاوی بہبودی کا دارومدار زیادہ تر انھین دونون مقصدون پر ہی۔ مگر مجکو دو برس کے تجربے کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض بعض لوگون کو ان مقصدون کی حقیقت کے سمجھنے مین مختلف قسم کی غلط فہمیان ہوئین باوجودیکہ اوسکی تشریح عمدہ طور پر روداد سال اول و دوم کی تمہیدون مین کر دی گئی ہی اور وہ کوئی شبہہ ایسا نہین ہی جو اُنھین بعض عبارتون سے حل نہو جاتا ہو مگر چونکہ مجکو توقع دلائی گئی ہی کہ اس موقع پر ظاہر کر دینے سے لوگون کے شکوک جاتے رہین گے اسلیے اوسکے ظاہر کر دینے کی اجازت چاہتا ہون

جناب صدر انجمن ان دونو کا یہ مقصد ہرگز نہین ہی کہ مسلمانون کو تنصر اور آزادی کی تعلیم دیجائے یا شیعہ و سُنّی و مقلد و غیر مقلد مین اتحاد مذہبی پیدا ہوجائے اور عقائد و اعمال پر ایسا اثر پڑے کہ سنی شیعہ اور مقلد غیر مقلد ہوجائین یا ہر مذہب کو حق یا ہر مذہب کو باطل سمجھین یا ایک نیا مذہب معجون مرکب کیطرح پیدا ہو اور علما امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے باز رہین - حاشا و کلا - اور بھلا یہ مقصد کیسے ہوسکتا ہی حالانکہ اوسکے بانی اوسکے کارکن اراکین تمام اہل سنت و جماعت ہین اور تائید اسلام کے لیے بہت مشقت اونھون نے گوارہ کی ہی - ندوۃ العلما کے مقاصد مندرجہ ذیل ہین -

(۱) سب سے پہلا مقصد تعلیم کی اصلاح اور علوم دینیہ کی ترقی ہی اور غالبًا اسمین اختلاف کی گنجایش نہین -

(۲) دوسرا مقصد مسلمانون کے باہمی نزاعون کے دور کرنے کی کوشش -

مین اوپر ظاہر کرچکا ہون کہ اس سے یہ مراد نہین کہ کل فرقے مذہبًا متحد ہوجائین کیونکہ ایسا اتحاد نہ کبھی ہوا ہی نہ ہونا ممکن ہی نہ کوئی دانشمند اسکے درپے ہوسکتا ہی بلکہ اس سے مقصود یہ ہی کہ اہل اسلام سے وہ فضیحت کن نزاعین دور ہوجائین جو قطع نظر اسکے کہ اعدای اسلام کے مضحکے کا باعث ہوتی ہین اور اسلام کو اونکی نگاہون مین سبک اور بے وقعت کرتی ہین خود اونکی علمی اور اخلاقی ترقیون مین حارج ہین اسلیے ضرور ہی کہ اپنے مقصد اصلی کے پورا کرنے کی غرض سے عام اہل اسلام کو عام مجلس مین دعوت دیجائے اگرچہ اونمین اختلاف ہی لیکن وہ اختلاف بجای خود رکھا جائے اور مکابرۂ شنیعہ اور مجادلۂ فضیحہ سے اجتناب ضروری سمجھا جائے اور خارج از اسلام فرقون کے حملون کو دفع کرنے کے لیے اور اصول متفقۂ اسلامیہ کی ترویج اور عامۂ

مسلمین کی صلاح و فلاح کی تدبیرون کے اختیار کرنے کی غرض سے باہم متفق کوشش کیجائے اور فلسفۂ جدید کے رد و اظہار شوکت اسلام کے لیے ایک دوسرے کی اعانت کرین جسطور پر فصاحت و بلاغت قرآن مجید کے اثبات مین زمخشری معتزلی کی تفسیر سے اہل سُنت مدد لیا کرتے ہین اور متعدد تفسیرین مثل بیضاوی اور مدارک کے اوس سے ماخوذ ہین اور محدثین نے بشرط صدق و صحت کے معتزلہ و شیعہ سے حدیث اخذ کی ہے اور اہل سنت کی مصنفہ کتابون سے شیعہ فائدہ اوٹھاتے ہین۔

(۳) تیسرا مقصد جو سال گذشتہ کے اجلاس عام مین اضافہ کیا گیا ہی "مسلمانون کے دینی اور دنیوی صلاح و فلاح کی تدبیرین سوچنا اور اونکی سعی کرنا" اِس سے امور سیاستی و ملکی مستثنی ہین۔

یہ مقاصد ندوۃ العلما کے ہین جو واضح طور پر بیان کردیے گئے اب جو کوئی ندوے کے کسی مقصد کو غیر ممکن یا نامشروع کہے اوسکے دعوے کی تصدیق و تکذیب آپ بخوبی کرسکتے ہین مجھے اوسکی تشریح کی ضرورت نہین لہذا مین سال گذشتہ کی مختصر کیفیت پیش کرتا ہون۔

مقصد اوّل کے لحاظ سے سال بیوستہ مین ایک تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ نصاب تعلیم مروجہ کی اصلاح کیجائے اور اوسکے واسطے یہ قرار پایا تھا کہ چند علما کی ایک مجلس قائم کیجائے وہ غور و فکر کے بعد دیگر مستند علما سے مشورہ کرکے ایک جدید نصاب تجویز کرے جو حالت موجودہ کے لحاظ سے حسب حال ہو۔ اگرچہ یہ کام نہایت مفید تھا لیکن چونکہ بالکل نیا کام تھا اور کتابون کے انتخاب مین مختلف اور متعدد مشکلات تھے اور امعان نظر کے لیے زیادہ وقت کی ضرورت تھی لہذا اِس تجویز مین پوری کامیابی

نہین ہوئی تھی صرف استقدر ہوا تھا کہ بعض علما نے اپنی تحریری رائین اِسکے متعلق عنایت فرمائی تھین مگر کل رایون کے نہ آنے سے یہ کام ادھورا پڑا رہگیا تھا۔

سال گذشتہ مین اِسکی زیادہ کوشش کیگئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر علما نے اپنی رائین قلمبند فرمادین جو تقریبًا چالیس ہین انکے سوا مستقل تجویزین بھی موصول ہوئین جو تعداد مین چودہ ہین ان رایون اور تجویزون کے آنے کے بعد اُن سب پر غور و فکر کرکے مین نے ایک نصاب مرتب کرکے جلسۂ انتظامیۂ منعقدۂ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ مین پیش کیا اور حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ کے اوسکو چھپواکر شائع کردیا تاکہ علما کو بجای خود بھی اوسپر غور کرنے کا موقع حاصل ہو اوسکے ایک مدت کے بعد حسب تجویز سابق ۱۰ رجب ۱۳۱۳ھ کو کانپور مین ایک خاص جلسہ منعقد کیا گیا جسمین حضرات ذیل شریک ہوئے۔

مولوی قاضی محمد فاروق صاحب چریا کوٹی۔ مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلاے مدرسۂ عالیہ رامپور۔ مولوی غلام احمد صاحب مدرس مدرسۂ نعمانیۂ لاہور۔ مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ فیض عام کانپور۔ مولوی نور محمد صاحب مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیۂ فتحپور۔ مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ مولوی حکیم عبد الباری صاحب رئیس پٹنہ۔ مولوی عبد العلیم صاحب آسی مدراسی۔ مولوی حاجی حکیم قاضی سید ظہور الاسلام صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیۂ فتحپور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی۔ مولوی حکیم سید عبد الحی صاحب رای بریلوی۔ مولوی فتح محمد صاحب تایب لکھنوی تین دن تک متواتر نصاب مرتبۂ راقم پر غور و فکر کرنے کی غرض سے مجلسین ہوئین اُن

مجلسون مین جو جدید نصاب ترتیب دیا گیا ہی وہ اجلاس عام مین پیش کرنیکی غرض سے علیحدہ موجود ہی لیکن افسوس کے ساتھ مجکو اس موقع پر یہ بات عرض کرنی ہی کہ پہلی ہی مجلس مین اس فقیر کو درد گردہ شدت کے ساتھ ہوگیا اسوجہ سے اُدن مجلسون مین شریک ہوکر اپنے خیالات ظاہر نہین کرسکا اور نہ وہ سب کتابین مہیا ہوئین جو نصاب مین منتخب کی گئی تھین اور نہ حضرات شرکای جلسہ کو نئی کتابون کے دیکھنے کی مہلت ملی اسلیے بہت کچھ تغیر نصاب مشتہرہ مین ہوگیا۔ سال گذشتہ کے اجلاس عام مین پانچ تجویزین منظور ہوئی

(۱) پہلی تجویز یہ پیش کی گئی تھی کہ بشرط فراہمی سرمایے کے ندوۃ العلما کی طرف سے ایک محکمۂ افتا قائم کیا جائے جو پابندی دستور العمل مجوزۂ ندوۃ العلما کے فتوٰی دیا کرے اسکی نسبت عام جلسے نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جلسۂ انتظامیہ اسپر غور و فکر کرکے منظوری یا نامنظوری کرے چنانچہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ ہجری جلسۂ انتظامیۂ منعقدۂ کانپور مین بعد بحث کے یہ تجویز منظور ہوئی۔ مگر سرمایے کے فراہم نہونے کی وجہ سے ابتک دار الافتا قائم نہین ہوا باوجودیکہ اس سال بھی اِستفتون کی آمد نہایت کثرت سے رہی اور اونکے جواب دینے مین بموقع تعویق اور ندوہ کے کامون مین حرج ہوتا رہا۔

(۲) دوسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ جو صاحب عنوان ذیل پر مضمون لکھین اور مجلس ندوہ اوسکو پسند کرے اونکی خدمت مین مبلغ سو روپیہ بطور ہدیے کے خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ پیش کرینگے۔ وہ عنوان یہ ہی۔

علما اور عامۂ مسلمین کے باہمی تعلقات بحیثیت دینی کیا ہونے چاہیین اور بغرض حمایت دین و ترقی علوم عربیہ اِن تعلقات کے قائم رکھنے کی تدبیرین کیا ہین

اِس تجویز کے متعلق میرا فرض منصبی یہ تھا کہ مین نے اِسکو علی الاعلان شائع

کر دیا۔ اور بعض حضرات ذیل نے جنکو خاص طور پر ہمنے تحریک کی اسوقت تک پانچ مضمون ارسال کیے ہین۔

(۱) مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس ٹپنہ (۲) مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقانی (۳) مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی پھلواروی (۴) منشی محمد ابراہیم صاحب رئیس امروہہ (۵) منشی علی اسلم صاحب ٹپنوی۔ یہ مضامین ایک خاص جماعت کے سپرد کیے گئے تاکہ وہ دیکھکر تجویز کرین کہ انمین کون مضمون لائق انعام ہی۔

(۳) تیسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ قانون حجاج کی ترمیم کے لیے گورنمنٹ سے مؤدبانہ درخواست کیجائے۔ اِس تجویز کے متعلق دفتر سے گورنمنٹ کی خدمت مین خط وکتابت کیگئی چنانچہ غور و فکر کے واسطے ۱۱۔ اگست کو قانون حجاج دفتر مین پونہچا۔ اور ۱۵۔ اگست جواب کی تاریخ متعین تھی۔ اسواسطے دوبارہ درخواست کیگئی کہ تاریخ جواب بڑھادی جائے۔ اِس تحریر کا کوئی جواب نہین آیا اور میعاد ختم ہوگئی اسوجہ سے پھر کوئی تحریک نہین کیجا سکی۔

(۴) چوتھی تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء کے ندوۃ العلما کی رجسٹری ہونا چاہیے۔ اِس تجویز کی تعمیل اِس سال نہین کی گئی کیونکہ اراکین انتظامی نے بالفعل اِسکی رجسٹری ہونا حالت موجودہ کے لحاظ سے مناسب نہین سمجھا۔ اور اِس تجویز مین کوئی وقت رجسٹری کے واسطے معین بھی نہین ہوا تھا۔

(۵) پانچوین تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ ندوۃ العلما کیلیے معتدبہا سرمایہ جمع کیا جائے ہر چند کہ یہ تجویز نہایت ضروری تھی مگر افسوس ہی کہ اِس سال اِسکی عملی کارروائی بہت کم ہوئی صرف اِسقدر ہوا کہ ہمارے دوست نواب وقار نواز جنگ بہادر

معتمد دفتر ملکی حیدرآباد دکن کی توجہ سے سو روپی ماہانہ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ کیطرف سے مقرر ہو گئے اور بعض ارکین نے خاص خاص مقامون پر چندہ کرکے اعانت کی۔

جناب صدر انجمن احسب دستور اس سال بھی چار انتظامی جلسے ہوئے۔

(۱) پہلی مجلس ۱۲ محرم الحرام کو ہوئی جسمین فقیر نے مسودۂ دارالعلوم پیش کیا اور اُسکی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ چھپوا کر شائع کیا جائے تاکہ علما اور اہل رای کو رای دینے کا عمدہ طور پر موقع حاصل ہو۔ محکمۂ افتا کی تجویز بھی اسی مین منظور کیگئی مگر بخیال عدم سرمایگی اوسکا اجرا ابتک نہین ہوا۔

حسب اجازت مجلس مین نے مسودۂ دارالعلوم دینیہ شائع کیا اور اہل علم اور ذی رای اصحاب سے رای طلب کی اگرچہ بہت سے حضرات نے حسب عادت بے توجہی کی مگر تاہم اسوقت تک اسی رائین موصول ہوئی ہین جنکی تفصیل مندرجہ ذیل ہی اکثر اصحاب نے نہایت زور سے اسکی تائید کی اور علوم اسلامیہ اور مسلمانونکی حالت درست ہونے کے لیے ایسے دارالعلوم کی اشد ضرورت بیان کی۔

اختلاف ۸		اتفاق ۷۲	
دیگر اہل علم	علما	دیگر اہل علم	علما
۵	۳	۱۹	۵۳

اسی کے ساتھ مجکو اسکی بھی اطلاع کرنا ضروری ہی کہ جتنی رائین آچکی ہین نفس دارالعلوم سے کسی نے اختلاف نہین کیا مگر کسی نے بالفعل قائم ہونے مین تامل کیا اور کسی نے ندوے کیطرف سے قائم ہونے مین گفتگو کی اور کسی نے فراہمی سرمایہ کو مستبعد جانا

(۲) دوسری مجلس انتظامی ۴۔ جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ ہجری کو منعقد ہوئی اوسمین فقیر نے

اپنا ترتیب دیا ہوا نصاب پیش کیا اوسکی نسبت یہ تجویز منظور ہوئی کہ پیشتر یہ نصاب چھپواکر
شائع کیا جائے اور ایک مدت کے بعد اوسپر غور کرنے کی غرض سے ایک خاص جلسہ
علما کا منعقد ہو چنانچہ وہ نصاب چھپواکر شائع کیا گیا اور علما سے درخواست کیگئی کہ وہ
پیشتر سے اسپر غور و فکر کر رکھین اوسکے کئی مہینون کے بعد خاص اسی غرض سے جلسہ
منعقد کیا گیا اور اوسپر نظر ثانی کیگئی جو بعینہ زیر تجویز کاغذات منسلک ہی۔

اسی جلسے مین یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ چند صاحبونکو اجازت دیجائے
کہ وہ ندوے کی طرف سے رؤسا و مہتممین انجمن و مدارس کے نام خط و کتابت کرین چنانچہ
اس تجویز کے موافق مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی حبیب الرحمن خان
صاحب رئیس بھیکم پورا در منشی نہال احمد صاحب علوی گڑھی کو اجازت دی گئی اور
ان صاحبون نے نہایت مستعدی سے اس کام کو انجام دیا۔

(۳) تیسری مجلس انتظامی ۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ ہجری کو لکھنؤ مین منعقد ہوئی اُسمین
یہ تجویز منظور ہوئی کہ ایک سپاسنامہ نواب مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد دکن کی خدمت
مین بابت اوس عطیے کے بھیجا جائے جو اونھون نے سو روپے ماہوار ندوے کے نام
ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیے ہین اور ایک خط نواب وقار نواز جنگ بہادر کے نام
اونکی حُسن سعی کے تشکریے مین بھیجا جائے چنانچہ تعمیلاً یہ دونون خط بھیجدیے گئے۔

(۴) چوتھی مجلس انتظامیہ ۸۔ رجب ۱۳۱۳ھ ہجری کو منعقد ہوئی اسمین میرا استعفا
پیش ہوا جو مین نے اوسوقت علالت کی وجہ سے نہایت مجبوری کی حالت مین دیا تھا
وہ نامنظور ہوا اور میری مدد کے واسطے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم
صرف تین مہینے کے لیے مقرر ہوئے اُونھون نے بھی اس خدمت کو بلا معاوضہ قبول کیا

اور تین مہینے تک برابر حاضر باشی کے ساتھ ندوے کے کاموں مین اپنے تمام اوقات صرف کرتے رہے - مین اونکی حسن کارگزاری اور لیاقت سے بہت خوش اور شکر گزار ہوا-

اس مجلس مین یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ ندوے کی مہمانداری سلف صالح کیطرح سادگی اور بے تکلفانہ طریقے سے ہوا کرے کیونکہ یہ امرا کی مجلس نہین ہی بلکہ فقرا اور علما کی ہی-

اراکین انتظامیہ کے انتخاب کا طریقہ چونکہ ابتک غیر مرتب تھا اسلیے اُسکی نسبت بالاتفاق یہ تجویز منظور رہوئی کہ تعداد مقصود سے کسیقدر زیادہ امیدوارون کے نامزد کرنے کا اختیار مجلس انتظامیہ اور ناظم ندوۃ العلما کو دیا جائے اور جب وہ نامزد کردین تو اونھین مین سے جلسۂ عام سالانہ مین بقدر تعداد مقصود کے کثرت رای سے منتخب کرلیے جائین-

فقیر کی تحریک سے اسی مجلس مین یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ انتظام خزانہ کے واسطے ایک مجلس قائم کیجائے جسکے ممبر کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہون چنانچہ حضرات ذیل اوس مجلس کے ممبر منتخب ہوئے-

(۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری تاجر خلف الرشید مولانا احمد علی علیہ الرحمہ محدث (۲) مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور (۳) مولوی حاجی یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی (۴) خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ اور اس مجلس کے ناظم مولوی خلیل الرحمن صاحب منتخب ہوئے-

حضرات شیعہ نے چونکہ اپنی اصلاح کا بار خود اپنے ذمے لیا ہی اور اپنی کارروائیون سے ندوے کو مطلع نہین کرتے اسواسطے یہ فیصلہ ہوا کہ اونکو جلسے مین تجویز

پیش کرنے اور رای دینے اور تقریر کرنے کی تکلیف نہ دیجاسے۔

یہ بھی قرار پایا کہ مختلف مقامات مین جو بزرگوار ذی وجاہت باا ثر ہون اور اونکو بھی ندوے سے بہر طور دلچسپی ہی اگر وہ ندوے کے مقاصد واغراض کی اشاعت واجراکی ذمہ داری کو گوارا فرمائین تو اونکو معین الندوہ کا خطاب دیا جائے۔

یہ بھی قرار پایا کہ ندوے کے مقاصد واغراض کی اشاعت اور مسلمانون کے دینی و دنیوی تنزل کے اسباب کی تفتیش و مدارس وانجمنہای ماتحت کی نگرانی کی غرض سے علمای کرام کی ایک جماعت وفد الندوہ کے نام سے مختلف بلاد ہند کے دورے کے واسطے روانہ کیجائے چنانچہ ایک جماعت علما کی دورے کی غرض سے ۲۵ رجب کو کانپور سے روانہ ہوئی اور فتحپور سہسوہ رآی بریلی بآرہ بنکی دربھنگہ مین نہایت کامیابی کے ساتھ جلسے ہوئے اور مقاصد کی اشاعت خوب ہوئی اور بعض مقامات مین مصارف بیجا و مراسم نامشروعہ کے چھوڑ دینے پر لوگون نے بالاتفاق معاہدۂ تحریری کر دیا جسکی رپورٹ علیحدہ تیار کی گئی ہی۔

جناب صدر انجمن صاحب! تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ جسقدر نفع مسلمانونکو وفد سے پہونچ سکتا ہی اور جسقدر اشاعت احکام اسلام اور مقاصد ندوہ کی وفد کے ذریعے سے ہوسکتی ہی وہ دوسرے طور پر نہین ہوسکتی کیونکہ ایک سال کے بعد کسی خاص مقام پر جلسۂ سالانہ کر لینے سے پوری کامیابی ندوے کو نہین ہوسکتی ہی جب تک کہ مختلف شہرونمین جاکر خود علما وہان کی حالت ندیکھین اور مختص المقام خرابیون سے مطلع ہوکر اوسکی اصلاح نکرین اوسوقت تک مسلمانونکی اصلاح نہین ہوسکتی۔

مجکو اس موقع پر ایک مختصر نقشے مین یہ کھادینا ضرور ہی کہ کن کن بزرگونکا وفد کہان کہان اور کب بھیجا گیا ہی

تاریخ روانگی	مقام	نام اراکین وفد الندوہ	نتیجہ
۱۵-رجب	فتحپور	مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مولوی حافظ سید عبدالصمد صاحب سہسوانی مولوی رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول الموڑہ۔ مولوی سید عبدالحی صاحب رای بریلوی معین ناظم ندوۃ العلما۔	مدرسے کے طلبہ کا امتحان لیا گیا اور تعمیر مکان مدرسہ کے واسطے خاص انتظام کیا گیا اور مصارف بیجا اور اُمور نامشروعہ کے ترک کا معاہدہ لیا گیا اِسکے بعد بفضلہ تعالی خوب جوش کے ساتھ عہد کی پابندی پائی گئی اور بڑے سرگرم سعی کرنیوالے میر احسن علی صاحب وکیل۔ شیخ عماد الحسن صاحب وکیل۔ شیخ عبدالوہاب صاحب وکیل۔ شیخ احسن الزمان صاحب مختار۔ مولوی محمد رضا صاحب۔ میر خیرات علی صاحب تحصیلدار پنشنر ہین جزاہم اللہ خیر الجزاء
۲۸-رجب	رائے بلی	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری مولوی نور محمد صاحب مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیہ فتحپور۔ مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی۔ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی۔	مدرسۂ اسلامیہ کی عبرتناک حالت وہانکے مسلمانون کو دکھا کر اسکے انتظام پر وہانکے لوگون کو آمادہ کیا اور رسوم نامشروعۂ شادی وغمی کے ترک پر آمادہ کیا۔

نتیجہ	نام اراکین وفد الندوہ	مقام	تاریخ روانگی
ایضاً	فقیر محمد علی ناظم ندوۃ العلما	″	
ایضاً	مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی مولوی نور محمد صاحب مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیۂ فتحپور۔ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی۔ مولوی سید عبدالحی صاحب رائے بریلوی فقیر ناظم ندوۃ العلما۔	بارہ بنکی	۲۸ شعبان
ایضاً	مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مولوی شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی پھلواروی۔ مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ مولوی حکیم سید ظہورالاسلام صاحب فتحپوری	دربھنگہ	

مجھے اس امر کا بیان کر دینا بھی ضرور ہی کہ بارہ بنکی کے دورے کے بعد یکبارگی دربھنگہ اسقدر دور وفد کیون چلا گیا۔ اسکی کئی وجہین ہوئین۔ اوّل یہ کہ وفد وہین جاتا تھا جہان کے لوگ خواہشمند ہوتے تھے۔ اِس ضلع کے مدرسۂ نستا اور مدرسۂ جالہ کے مہتممون نے خواہش کی تھی اور اس ناظم کو اول الذکر مدرسے سے ایک خاص تعلق تھا کہ اوسکے بانی جناب مولوی منصور علی صاحب خلیفۂ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم مہاجر مکۂ مکرمہ ہین اور اِسی سبب سے اوس مدرسے کا نام مدرسۂ امدادیہ ہی۔ دوسرے مدرسے کے

مہتمم مولوی ابو الخیر صاحب نے بھی اپنے مدرسے کو اس مجلس کی نگرانی مین دیا تھا بلکہ اِس مرتبہ سالانہ امتحان کے پرچے دفتر سے مرتب ہو کر گئے تھے اِسلیے اون مدرسون کا دیکھنا مناسب تھا۔ دوسرے یہ کہ جب مولوی ابراہیم صاحب آروی ہمارے جلسون مین شریک ہوتے ہین تو ہمین بھی اونکے جلسے مین شریک ہونا چاہیے اور بالخصوص جبکہ وہ مُصِر اور خواہشمند ہون۔ یہ بھی سُنا گیا تھا کہ مولوی صاحب موصوف خلاف احناف کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہین۔ ہمین اوسکا دیکھنا ضرور تھا تاکہ ہم صلح کے انجام کا اندازہ کرسکین اور اگر کوئی امر خلاف دیکھین تو اوسکی اصلاح کرین اور مولوی صاحب کو الزام دیسکین مگر الحمد للہ کوئی امر خلاف نہین دیکھا گیا۔ ہمارے مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اپنے فہم کے موافق مولوی صاحب کی تقریر سے ایسا امر سمجھا تھا جو ندوے کے مقصد کے کسی قدر مضر تھا۔ اوسی وقت کھڑے ہو کر اوسکا خلاف بیان کیا اور بالآخر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی صدر نشین جلسہ نے نہایت سنجیدگی سے ندوے کے موافق ایسا فیصلہ کیا جس سے وہ غلط فہمی رفع ہو گئی۔

معاونین ندوۃ العلما کا شکریہ

بظاہر حضرات معاونین کے شکریے کا کوئی محل نہین معلوم ہوتا کیونکہ جن حضرات نے جو کچھ کیا یہ سب شاہد اسلام کے شیدا اور اوسی رسول محترم کے جان نثار تو ہین جنھون نے ہمسے نالائق گنہگارون کی شفاعت کا بیڑا اوٹھایا ہی پھر اگر ہم اپنے جان و مال کو کیا اپنے تمام خان ومان کو اوسکی اتباع اور رضا جوئی مین قربان کر دین تو بھی اوس شفیع جہان مقبول یزدان کا حق ادا نہین ہو سکتا جو کچھ کرینگے وہ وہی ہی جو

ہمارا فرض ہی پھر اوسکا شکریہ کیا معنی اور پھر وہ بھی مجھسے ہیچکارہ کی زبان وقلم سے۔ مگر
جب مین یہ خیال کرتا ہون کہ مسلمان کی شان ایسی ہونا چاہیے کہ اسلام کے کام کو
اگر اپنے ذاتی کام سے زائد نہ سمجھے تو اوسکے مثل تو سمجھے پس مسلمان ہونیکی حیثیت سے
مجھے اپنا کام سمجھنا چاہیے اسی نظر سے جن حضرات نے اعانت کی وہ کسی وجہ سے کی
مگر مجھے اونکا شکریہ ادا کرنا چاہیے لہذا مین ادن تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون
جنھون نے اس دینی کام مین دل سے زبان سے قلم سے مال سے جان سے جسطرح اعانت کی ہی
مین اونکا شکر گزار ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدائے تعالی اونھین اخلاص دینی کے ساتھ
دونون جہان مین فائز المرام رکھے۔آمین۔

اس عام شکر گزاری کے علاوہ بالخصوص اون حضرات کے ذکر کیے بغیر دل
نہین مانتا۔جنھون نے اس محترم انجمن کی خاص طور سے اعانت کی ہی اور مخصوص طریقے
سے شکر گزاری کے مستحق ہین ادنمین سب سے اول ہمارے معزز دوست **نواب**
وقار نواز جنگ مولوی وحید الزمان صاحب بہادر ہین
جنھون نے اس کثیر المنفعت پودھے کی سب سے اوّل آبیاری کی اور ابتدائی حالت
مین مستقل سو روپے ماہوار ریاست حیدرآباد دکن حرسہا اللہ عن الشرور والفتن سے
مقرر کرائے اگرچہ اللہ کے فضل سے بہت کچھ اعانت کی اوس ریاست سے اور دیگر
اہل ہمم کی ہمت سے امید ہی مگر ابتدا کی نازک حالت مین بغیر کسی تحریک کے اسقدر مستقل
آمدنی کی فکر کرنا ایسے استحکام اور قوت کا باعث ہی جسکا بیان نہین ہو سکتا اللہ تعالے
اُونکی دونون جہان مین اونکے بلا استدعا ایسی ہی حاجت روائی کرے جیسی اُنھون نے
اس محترم انجمن کی کی۔آمین۔ پھر ہم اوس اسلامی ریاست کے مقتدا و رئیس جناب **نواب**

وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی کے ذکر اور اونکے لیے دعا کو نہین بھول سکتے جنکو ہم ایسے فقرا کی طرف اور اس غریب انجمن کیطرف خاص توجہ ہی اگرچہ جو کچھ جناب نے اس محترم انجمن کے لیے معین کیا وہ اُنکی دریا دلی اور شان ریاست کے مقابلے مین کچھ چیز نہین مگر ہم اسکے شکرگذار ہین کہ اونھین اسطرف خاص توجہ ہی اور جو کچھ اونھون نے کیا ہی بغیر تحریک خاص اور قبل شروع کارروائی کیا ہی۔ اس سال جو دار العلوم اسلامیہ اور تقرر واعظین کی تجویز منظور ہوئی ہی اسمین ہمین بہت کچھ اعانت کی امید ہی خدائے تعالی اوس اسلامی ریاست کو اور اوسکے رئیس با اختیار حاتم دوران اور اوسکے اعوان وانصار کو حمایت اسلامی اور صلاحیت دینی کے ساتھ باشوکت روز افزون دیر تک قائم رکھے ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

اب مین دوسرے بزرگون کے نام مع مختصر کیفیت کے پیش کرتا ہون جنھون نے اس سال حسب وسعت ندوۃ العلما کے کامون مین بہت کچھ توجہ و امداد فرمائی ہی۔

نمبر	نام نامی	خلاصۂ کیفیت
۱	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب رئیس و بانی مدرسۂ اسلامیہ فتحپور	ارشاد نبوی الدِّینُ النَّصیحۃُ پر پورا عامل آپکو دیکھا اسلام اور مسلمانون پر سچے دل سے فدا ہین۔ ندوے کی اعانت مین ہر طرح سے ساعی رہے۔ دفتر مین اکثر اوقات دس دس اور پندرہ پندرہ ۱۵ روز رہکر کام کیا۔ ہر ایک جلسۂ انتظامیہ مین شریک ہوئے۔ دورے مین ساتھ رہے۔ سچ یہ ہی کہ آپکی سچائی اور جوش کا اثر دوسرون پر پڑتا ہی۔
		ہماری انجمن کے سرگرم رکن رکین اور پُرجوش رکن اعظم

خلاصۂ کیفیت	نام نامی	نمبر
مشہور جادو بیان واعظ اور خاندانی پیرزادے ہین۔ ندوے کے ساتھ جو خاص دلچسپی اور تعلق آپکو ہی وہ محتاج بیان نہین جو شخص ندوۃ العلما کے حالات سے بخوبی واقف ہی وہ آپکے نام نامی اور اوصاف سے بھی بالضرور واقف ہوگا آپکی کوشش ندوے کے لیے ہمدردانہ اور خصوصیت کے ساتھ ہوتی ہی چنانچہ امسال بھی آپ انتظامی جلسونمین تشریف لائے بضرورت ندوۃ العلما کلکتے تشریف لیگئے۔ دربھنگے کے جلسۂ مذاکرۂ علمیہ مین وفد ندوہ کے ساتھ شریک ہوئے ندوے کے مقاصد پر نہایت ہی عمدہ تقریرین فرمائین اور اوسکے مخالف اثر کو بہت کچھ جابجا سے مٹایا۔	مولوی حکیم شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی	۲
آپ مین جوہر اخلاص کے علاوہ فہم عالی اور نہایت خوش تدبیری اللہ نے دی ہی۔ متعدد مرتبہ کانپور تشریف لائے اور کئی کئی روز دفتر مین قیام کرکے ندوے کے کامونکو ایسی عمدگی سے انجام دیا جنکی درستی اس فقیر سے دشوار تھی۔ تمام انتظامی جلسونمین کبھی پیلی بھیت سے اور کبھی سہارنپور سے آکر شریک ہوئے۔	مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی علیہ الرحمہ محدث سہارنپوری	۳
آپ نوجوان فاضل بہت سنجیدہ اور صائب الرای ہین اپنی مفید رایون اور مشورون سے برابر مدد دیتے رہے		

نمبر شمار	نام نامی	خلاصۂ کیفیت
		شرکت ندوہ و جلسہ کے لیے نہایت مستعدی اور اہتمام سے رؤسا سے خط وکتابت فرمائی بعض جلسۂ انتظامیہ مین شریک ہوئے
۵	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب سدر انجمن اسلامیہ بریلی	ہمارے معزز مکرم تجربہ کار نے ندوے کے متعلق رؤسا سے خط وکتابت فرمائی۔ بریلی مین جلسہ ہونے کے بانی مبانی اور باعث ہوئے۔ انجمن اسلامیہ بریلی کو آمادہ کیا اور توجہ و ہمدردی کے ساتھ باوجود ضعف و بیماری کے مستعد رہے۔
۶	مولوی سید عبدالحی صاحب رای بریلوی	یہ ہمارے نوجوان فاضل نہایت لائق اور صالح سلیم الطبع اور زمانے کی ضرورتونکو جاننے والے اور پرجوش ہواخواہ اسلام ہین چار ماہ برابر دفتر مین قیام کرکے بہت لیاقت کے ساتھ کام کیا اور حالت قیام مین بھی مصارف قیام خزانۂ ندوہ سے نہین لیے جزاہ اللہ خیر الجزاء
۷	مولوی حکیم سید شتیاق علی صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فیض آباد۔	آپ نہایت مستعد ہمدرد ندوۃ العلما ہین باوجود ملازمت مدرسہ ندوۃ العلما کے اکثر انتظامی جلسونمین شریک ہوئے۔ منجانب ندوہ ضلع میرٹھ اور دیگر مقامات مین اصلاح مسلمین کی غرض سے دورہ کیا اور بہت عمدہ کوشش فرمائی۔ رسوم بیجا وغیرہ کی اصلاح مین اکثر کامیاب ہوئے۔ ندوۃ العلما کے مقاصد کی اشاعت کی۔
۸	منشی نہال احمد صاحب علوی رئیس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد	یہ ہمارے معزز مہربان باوجود عالم نہونیکے نہایت عالی فہم صلح پرجوش ہمدرد اسلام ہین۔ اس سال جلسے کے اعلان کے وقت سے

نمبر شمار	نام نامی	خلاصہ کیفیت
		لیکر جلسے کے ایک ماہ کے بعد تک جو نہایت کثرت کام کا زمانہ ہی آپنے نہایت جانفشانی اور لیاقت سے کام کیا - دار العلوم کی نسبت انجمنو نسے خط وکتابت کی قبل جلسہ اور عین حالت جلسہ مین اور بعد اوسکے حسن توجہ اور محنت سے آپنے کام کیا ہی لائق آفرین ہی -
۹	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	آپ تجربہ کار مستعد قومی کامو نمین ہمدردی اور جوش سے حصہ لینے والے ہین - باوجود علالت کے کسی جلسہ انتظامی مین فیض آباد سے آکر شریک ہوتے رہے کلکتے اور بریلی مین جاکر امور ضروری کو طی کیا اور ندوہ کے کامونمین جو آپکے متعلق کیے گئے مستعدی فرمائی

اس مقام پر بہت افسوس سے ہم یہ ظاہر کرتے ہین کہ اس فہرست مین ہم اپنے معزز دوست اور رکن رکین ندوہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی کا نام نامی نہ لکھ سکے کیونکہ مولانا کو کچھ ایسے موانع پیش آئے جنکی وجہ سے کوئی معتد بہ کام نکر سکے انشاءاللہ سال آیندہ مین سب سے اول درجے کی کارروائی آپ ہی کی ہوگی کیونکہ شروع ہی سال سے آپنے نہایت سرگرمی کے ساتھ توجہ فرمائی ہی اور یہی حال ہمارے پرجوش رکن منشی بدر الدین بن عبد اللہ صاحب کا ہی وہ بھی بہت مستعد ہین

مالکان اخبار

مین اس مرتبہ بھی ہمارے کرم فرما مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب مالک اخبار رانیڈیا گزٹ اعانت مین اوّل درجہ ہے - پھر ہمارے مہربان مولوی سید مرتضی صاحب قادری مالک اخبار جریدہ روزگار مدراس اور منشی ایس ابن علی صاحب منیجر اخبار نیر اعظم ان حضرات نے اپنے اخبارون مین صرف مضامین ہی نہین طبع کیے بلکہ مالی اعانت بھی کی اور منشی خورشید حسن صاحب مالک اخبار مرآۃ الاخبار بمبئی اور منشی مصاحب حسین صاحب اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ

اور اڈیٹر صاحب اخبار چودھوین صدی نے بہت توجہ کے ساتھ مضامین نکالے اور اس غریب انجمن سے نہایت ہمدردی کا ثبوت دیا۔

حیدرآباد دکن کے اون معزز حضرات کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہی جنھون نے جلسۂ تائیدی قائم کرکے مولوی فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو شرکت جلسہ کے لیے بھیجا اور چندہ بھی کیا۔ اس جلسے کے صدر خان بہادر مولوی خدابخش خانصاحب میر مجلس عدالت عالیہ تھے اور اُسکے اراکین مولوی محمد زمان خانصاحب ناظم عدالت فوجداری بلدۂ حیدرآباد۔ منشی سید خواجہ حسن صاحب۔ منشی عبد القادر صاحب منشی عبد الغنی صاحب وغیرہم وکلای عدالت عالیہ اور منشی عزیز مرزا صاحب مددگار عدالت عالیہ حیدرآباد دکن تھے۔

علاوہ انکے ہمارے مہربان منشی حسام الدین احمد صاحب فضلی ڈپٹی کلکٹر ساطانپور منشی فریدالدین صاحب خلف الرشید شاہ کرم رحمان صاحب سجادہ نشین ردولی شریف ضلع بارہ بنکی۔ منشی ظہیرالدین حسن صاحب پیشکار محکمۂ بندوبست بارہ بنکی۔ منشی سید ممتاز علی صاحب پیشکار کلکٹری مرزاپور۔ حاجی رحمت اللہ بن حاجی داؤد صاحب۔ حاجی عبد الستار ملا داؤد صاحب جام نگران حضرات نے بھی جانی اور مالی امداد بہت مستعدی سے کی ہی۔ اور مولوی حلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ درجۂ اوّل آگرہ اور اونکے صاحبزادے منشی مسیح الزمان خانصاحب کی توجہ کا کیا ذکر کیا جائے وہ تو خاص طور پر اسپر مامور رہی ہوئے ہین اور اونھین بشارت دی گئی ہی جسکو اونھون نے چھاپ کر مشتہر کیا ہی۔ اب اگر کسی صاحب کے خلوص نے اسقدر اخفا پسند کیا کہ لکھتے وقت اونکا نام اور کام بھول گیا تو معاف فرمائین۔

ندوۃ العلما کے ارکین سال گذشتہ مین (۳۴۳) درج رجسٹر ہوئے جنمین چھ رکن اعزازی تھے اور باقی ارکین قسم اول و دوم کے تھے۔ جو خطوط دفتر مین موصول ہوئے اونکی تعداد (۱۰۵۵) اور جن مقامات سے آئے اونکی تعداد (۱۵۸) ہی اور جو دفتر سے نیبھجے گئے اونکی تعداد (۳۰۷۶) تھی۔

خطوط موصولہ کی یہ تعداد نہایت طمانیت بخش ہی جس سے ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہی کہ اِس سال بہ نسبت سال پیوستہ کے زیادہ توجہ کی گئی اور ندوے کے مقاصد و اغراض کے ساتھ بہت دلچسپی ظاہر کی گئی کیونکہ انمین اکثر وہ خطوط ہین جو دور و دراز ملکون سے آئے ہین اور حرمین شریفین کے علمانے بھیجے ہین۔ اِس موقع پر یہ بھی ظاہر کر دینا چاہیے کہ المؤید اور رفیق مین جو مصر کے مشہور اور پر اثر اخبار ہین ندوے کے متعلق نہایت پر زور مضامین نکلے۔

ضمیمۂ فہرست ارکین سال گذشتہ جو بعد طبع رویداد سال دوم سے رہگئے تھے لغایت یکم رجب ۱۳۱۳ھ جن حضرات نے یکم رجب کے بعد سے چندہ رکنیت بھیجا ہی اونکے اسماء گرامی کی فہرست رویداد سال سوم مین شائع کیجائیگی

نمبر	نام	پتا	تعداد عطیہ
۱	مولوی سید محمد ابراہیم صاحب نائب ناظم	کلیا کیڑی ضلع جنوب ریاست بھوپال	۶؍
۲	محمد رضا علی صاحب	اوناؤ	۶؍
۳	نواب اقبال یار جنگ بہادر کمشنر انعامات۔	حیدر آباد دکن	۶؍

نمبر	نام	پتا	تعداد عطیہ
۴	منشی حسین الدین صاحب کاکوروی حوالدار	تھانہ دلمؤ ضلع رائے بریلی	عا/
۵	منشی سرفراز علی صاحب رئیس	فیض آباد	عا/
۶	منشی امتیاز علی صاحب وکیل بی۔اے	"	عا/
۷	مولوی مفتی عبداللہ صاحب پروفیسر	لاہور	عا/
۸	حاجی رحمت اللہ بن حاجی داؤد صاحب	بمبئی	صہ
۹	حکیم اکرام الدین صاحب رئیس	گندہ نالہ بانس بریلی	عا/
۱۰	خان محمد صاحب	پیلی بھیت	عا/
۱۱	منشی سید یرعلی صاحب مشہدی قادری ڈپٹی انسپکٹر سررشتہ تعلیم	سورت	عا/
۱۲	شیخ محمد قمرالدین صاحب نازری ضلع الہ آباد محافظ دفتر	محکمہ ایجنٹی اگر ضلع گوالیار	عا/
۱۳	شیخ محمد عبدالعزیز صاحب۔	چھاؤنی اندر کوٹھی وکیل گوالیار	عا/
۱۴	علی محمد خانصاحب نقل نویس صدر عدالت	ہوشیارپور	عا/
۱۵	قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار گھوڑا گاڑی	لودہیانہ	عا/
۱۶	مولوی محمد مشتاق احمد صاحب مدرس	گورنمنٹ اسکول لودہیانہ	عا/
۱۷	مولوی ولی اللہ صاحب نیچ مجسٹریٹ	رای بریلی	عا/
۱۸	مولوی حکیم عبداللہ صاحب	ہوشیارپور	عا/
۱۹	شیخ محمد رحمت اللہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	جگراؤں ضلع لودہیانہ	عا/

نقشۂ آمد و خرچ و بقایای سال تمام بابت سنہ ۱۳۱۲ و ۱۳ھ

آمدنی	صرف: تنخواہ ملازمین	صرف: ڈاک	صرف: طبع	صرف: سائر خرچ	صرف: مصارف متفرقہ	صرف: میزان	صرف: باقی	کیفیت
[illegible] ۱۵/۹ تفصیل بقایای سال اوّل [illegible] چندۂ رکنیت سال دوم [illegible] قیمت کتب [illegible] ۱۵/۶ عطیات [illegible]	[illegible] ۶/۷ تفصیل محرر اول بابت ۱۰ ماہ ۱۹ یوم - [illegible] محرر دوم بابت ۲ ماہ ۱۱ یوم - [illegible] متفرق اجرت تحریر [illegible] ملازم بابت ۸ ماہ ۸ یوم - [illegible] کرایۂ مکان - [illegible] خاک روب و بہشتی وغیرہ - [illegible]	[illegible]	[illegible] تفصیل بقیۂ طبع روئداد حصۂ دوم سال اوّل و روئداد سال دوم و مجموعۂ مضامین و مضامین اربعہ و رسالۂ تنظیم و دار العلوم و دیگر کاغذات وغیرہ .... [illegible] قیمت کاغذات برای روئداد وغیرہ [illegible] اجرت طبع متفرق کاغذات و رسالۂ اتفاق و مسودۂ نصاب عربی و مختصر کیفیت جلسۂ سال دوم و مختصر کارروائی جلسۂ انتظامیۂ محرم سنہ ۱۳۱۳ ہجری و دار العلوم و خطوط و اعلان جلسۂ سوم و دیگر کاغذات وغیرہ - [illegible]	[illegible]	[illegible] تفصیل سفر خرچ [illegible] مہمانداری [illegible] امداد نومسلم [illegible] قیمت کتب [illegible] مصارف قیام منشی نہال احمد صاحب علوی - [illegible]	[illegible]	[illegible]	اس مرتبہ مصارف طبع اسوجہ سے زیادہ ہوگئے ہین کہ سال پیوستہ کی روئداد حصۂ دوم و رسالۂ تنظیم کی بابت روپیہ اسی سال دیا گیا ہی اور مضامین بھی زیادہ چھپوائے گئے ہین جنکی تفصیل اوسی خانہ سے معلوم ہو سکتی ہی -

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

ای مسلمانو! اپنے خیر خواہونکی پکار سنو! وہ تمھارے دینی اور دنیوی برکتون کے لیے اور پیارے دین اسلام کے استحکام کے واسطے کیا کر رہے ہین خدا کے لیے اوسے غور سے ملاحظہ کرو۔

ندوۃ العلما جسکی اصلی غرض محض علوم دینیہ کی ترقی اور مسلمانونکی خراب حالت کی اصلاح ہی ہے اُسمین قطعی طور پر یہ قرار پاگیا ہی کہ امور ذیل ضرور جاری کیے جائین۔ اوّل قیام دارالعلوم۔ دوم تقرر واعظین۔ سوم محکمۂ افتا۔ قیام دارالعلوم سب سے زیادہ ضروری اور مردہ دل مسلمانون کے لیے آبِ حیات ہی جسکی ضرورت کو قوم کے اعلی خیر خواہونے بڑے زور شور سے تسلیم کیا ہی بعضونے اِسکو الہامی تحریک قرار دیا ہی بریلی کے جلسۂ عام مین جہان سیکڑون سرداران قوم موجود تھے یہ بالاتفاق بڑے شد ومد سے منظور ہوا۔

تقرر واعظین سے غرض اصلاح حال مسلمین تعلیم حلال وحرام کسب حلال و تجارت صادقہ کیطرف توجہ دلانا اور ان قصبات و قریٰ مین اسلام کی اشاعت جہان رسوم نامشروعہ کی کثرت ہی اور جہان کے مسلمان صرف برائے نام مسلمان ہین اور کلمے تک سے واقف نہین۔

ابتک افتا کا کام بعض وہ لوگ تبعاً کر دیا کرتے ہین جنکا اصل شغل درس تدریس یا اور کچھ ہی وقت فرصت جواب لکھدیا تو لکھدیا نہین تو نہین یہی وجہ ہی کہ جواب نہ ملنے یا تاخیر کی عام شکایت ہی جسوقت اسکے لیے خاص محکمہ قائم ہوجائیگا اُسوقت علاوہ جواب نویسی کے بہت سی وہ ضرورتین رفع ہونگی جو اسوقت تک نہین ہوئین اور نہ بدون اِسکے آیندہ ہوسکین گی۔ لہذا اِسکا قائم ہونا نہایت ضروری ہی اور عجب نہین کہ بعد چندے یہ محکمہ دارالافتا سے دارالقضا ہوجائے یعنی مسلمانونکے مذہبی جھگڑے تراضی فریقین سے یہین فیصل ہوا کرین

مسلمانو! اِسکو اپنے لیے دولت عظمیٰ اور مغتنمات زمانہ سے سمجھو اِسکی اعانت کے لیے قدمے سخنے درمے جسطرح ممکن ہو ہمہ تن مستعد ہوجاؤ اور اونکے اجرا کی کوشش کرو۔

مقاصد و فوائد ندوۃ العلما

اس مبارک انجمن ندوۃ العلما کے اعلیٰ مقاصد تین ہین (۱) ترقی تعلیم اور اوسکی اصلاح (۲) نزاعات باہمی کے دفع کی کوشش (۳) مسلمانونکی صلاح و فلاح کے تدابیر۔ لیکن معاملات سیاست سے کوئی تعلق نہوگا ہر مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جنکا اجرا مسلمانونکی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اونکی دینی و دنیاوی ضرورتون کے واسطے پورے طور سے کافی و وافی ہی۔ اسمین شک نہین کہ اگر فضل ایزدی اونکے اجرا مین حسب دلخواہ مؤید ہوا تو قوم کو اونسے بڑے منافع حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ ذیل سے ہو سکتا ہی (۱) ترقی مذہب اسلام (۲) الحاد اور لامذہبی کی بیخکنی (۳) علماے باکمال کا موجود ہونا (۴) علما کی عزت و توقیر (۵) صنعت و تجارت کی ترقی (۶) اُن رسومات نامشروعہ اور اسراف سے بچنا جو تباہی اور بربادی کے باعث ہین (۷) احکام ضروری صوم و صلوۃ کی پابندی (۸) استفتاؤنکا جواب اور حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل کی تحقیق (۹) علما سے اُن قبیح نزاعات کا دفع جنسے علاوہ اضاعت جان و مال کے ہتک اسلام متصور ہی (۱۰) عام اہل اسلام کا نزاعات باہمی کے مفاسد سے بچکر معاش و معاد کے عمدہ تدابیر پر چلنا۔

قواعد شرکت ندوۃ العلما

(۱) ہر مسلمان کم از کم دو روپیہ سالانہ دینے پر شریک ندوہ ہو سکتا ہی۔ عطیہ کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور دریادلی پر منحصر ہی (۲) رکنون پر فرض ہی کہ وہ مقاصد و فوائد ندوۃ العلما کو شائع کرین اور اوسکی ترقی اور بہبودی کے واسطے فکر و کوشش مین رہین اور تجاویز منظور شدہ پر عملدرآمد اور ضوابط و دستور العمل کی پابندی کرین اور ایسے افعال و حرکات و لباس سے مجتنب رہین جو مخالف اسلام اور خلاف عظمت ندوہ ہون (۳) رویداد جلسہ سالانہ تمام ارکین ندوہ کو بلاقیمت دیجائیگی اور اُنکو راے دینے کا حق ہوگا اور وہ جلسہ انتظامیہ کے واسطے منتخب ہونگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوہ سے رکھتے ہون اور جلسہ انتظامی کے فرائض منصبی ادا کر سکتے ہون اور سالانہ جلسے مین بلائے جائینگے (۴) ارکین کو وہ کل کتابین جو قبل از رکنیت سال گذشتہ کے متعلق ہونگی پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی بقیہ کتابین سواے رویداد کے نصف قیمت پر مل سکینگی۔

تقریر جو مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی نے سالانہ رُوداد کے متعلق تیسرے سالانہ جلسہ شہر بریلی مین کی

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر علما و معززین اہل اسلام۔

اس وقت نائب ناظم صاحب نے جو رُوداد کارروائی ندوۃ العلما بابت سال گذشتہ آپکو سُنائی ہی اُسکی نسبت چند لفظ مین عرض کرنا چاہتا ہون۔

حضرات! کسی جلسہ کی کارروائی کی عظمت کا معیار یہ نہین ہی کہ اُسکے سالانہ جلسے نہایت شان و شوکت سے ہون تمام ملک مین اُسکا غلغلہ ہو اور فصیح و بلیغ تقریرین حاضرین جلسہ کے روبرو بیان کیجائین بلکہ وہ سعی اور کوشش ہی جو وہ اپنے مقاصد و اغراض کے پورا کرنے مین عمل مین لائین۔ پس مین روداد کی رو سے بعض اہم کارروائیان ندوۃ العلما کی آپکی خدمت مین پیش کرنا چاہتا ہون۔

ندوۃ العلما نے اپنے مقاصد مین سب سے اول مقصد اصلاح نصاب تعلیم مقرر کیا ہی اس مقصد کے متعلق سال اول مین بہت کم کارروائی ہو سکی تھی اور صرف چند نصاب بدقت تمام دفتر ندوہ حاصل کر سکا تھا۔ سال حال مین اُس سے بہتر کارروائی ہوئی۔ تقریباً ۱۸ نصاب تعلیم علما نے مرتب کر کے عنایت فرمائے۔ علاوہ نصابون کے ۱۴ مستقل رائین اسکے متعلق موصول ہوئین۔ ۱۰- رجب ۱۳۱۳ ہجری کو بڑے دن کی تعطیل کے موقع پر ایک جلسہ علما کا بمقام کانپور اس غرض سے منعقد ہوا کہ جو نصاب اور تجویزین دفتر

ندوہ مین آچکی ہین اُنپر غور کیا جائے اور بعد غور اور بحث کے جو امور باہمی مشورے سے طے ہون وہ قلمبند کیے جائین۔ ہندوستان کے بعض نہایت مشہور عالم جنکو تعلیم مین وسیع تجربہ ہی اس جلسے مین تشریف لائے تھے۔ مثلاً مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی مولوی عبد اللہ صاحب پروفیسر پنجاب یونیورسٹی مولوی حفیظ اللہ صاحب مُدرس اعلاے مدرسۂ عالیہ رام پور۔ مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ یہ جلسہ کئی روز رہا۔ مجکو بھی اسمین حاضر ہونے کی عزت حاصل تھی۔ نہایت مستعدی سے شب روز جلسے ہوئے اور ایک حد تک نصاب بعد بحث کے مرتب کیا گیا۔

ایک اور مفید کام ندوے نے امسال یہ کیا کہ متعدد جماعتین علما کی بطریق وفود مختلف شہرونکو دَورے کے واسطے روانہ کین۔ انکے دورے سے علاوہ اشاعت اغراض ندوہ یہ مقصود بھی تھا کہ جن شہرون مین جائین وہانکے عربی مدارس کا امتحان لین مسلمانونکو تعلیم کی نسبت توجہ دلائین اور جو قبیح رسوم اہل اسلام مین شائع ہو گئے ہین اُنکے متعلق مشورۂ نیک دین۔ چنانچہ اُنھون نے یہ تمام اغراض اپنے سفر مین پیش نظر رکھے اور کیسی مسرت کی بات ہی کہ بعض بعض مقام کے مسلمانون نے بُرے رسوم کے ترک کرنے کا عہد کیا ہی اور عہد بھی زبانی نہین بلکہ تحریری۔

اراکین ندوہ کی تعداد بھی ترقی کرتی جاتی ہی اور اب ۳۴۴ رکن ندوے کے ہین۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہی کہ ملک مین جسقدر اغراض ندوہ کی اشاعت ہوتی جاتی ہی اُسیقدر اُسکی جانب قلوب کا میلان بڑھتا ہی اور مسلمانون کے دلونمین اُسکی شرکت کی تحریک ہوتی ہی۔

جو خطوط سال پیوستہ مین دفتر ندوہ نے روانہ کیے اُنکی تعداد ۲۰۷۶ ہی۔ اِس سے آپ خیال فرماسکینگے کہ ہمارے ناظم صاحب باوجود ضعف جسمانی و آلام رُوحانی کے جانفشانی سے کام انجام دیتے ہین۔

اب جو کچھ مجکو عرض کرنا ہی وہ ندوے کی مالی حالت ہی۔ اگرچہ اِسکو مین نے سب کے آخر مین ذکر کیا ہی لیکن باعتبار اہمیت سب سے اول ہی۔ اور اگر اسکو اساس ندوہ سمجھا جائے تو بیجا نہو گا۔

رُوداد کے سُننے سے معلوم ہوتا ہی کہ سال گزشتہ مین مبلغ مارصہ روپے بقایا مین تھے اور حال کی آمدنی مین مبلغ عہ روپے آئے تھے کل روپیہ سال گزشتہ مین خزانہ ندوہ مین عہ تھا منجملہ اُسکے مبلغ عہ صرف ہوئے اور عہ باقی رہے جمع خرچ بتلاتا ہی کہ ندوۃ العلما نے اپنے مصارف مین کفایت شعاری کو ملحوظ رکھا ہی۔ اِس سلسلے مین اُس وظیفے کا ذکر شکر گزاری سے کرنا چاہیے جو حضور نظام کی گورنمنٹ نے ندوے کے واسطے مقرر فرمایا ہی۔ ریاست حیدر آباد کے وظائف جیسے مستقل اور بے خرخشہ ہوتے ہین اُس سے ایک عالم واقف ہی۔ پس اِس وظیفے کو سب سے زیادہ مضبوط آمدنی خیال فرمانا چاہیے۔ اس وظیفے کے واسطے مجلس ہذا جناب نواب وقار الاُمرا بہادر وزیر اعظم ریاست حیدر آباد کی شکر گزار ہی۔ جناب نواب صاحب ممدوح کو جو دلی توجہ ندوۃ العلما کی جانب ہی اُس سے اراکین مجلس مذکور کے دلون کو نہایت مضبوطی ہی۔ اُسی توجہ دلی کا دوسرا ثبوت جناب صدر انجمن صاحب کو اہتمام خاص سے روانہ فرمانا ہی۔ وظیفۂ ہذا کے تقرر مین چونکہ نواب وقار نواز جنگ بہادر نے سعی فرمائی ہی اسواسطے اُنکا سپاس بھی واجب ہی۔ اِس ضمن مین اگر مین اُس فیاضی کا ذکر نکرون جو ناظم صاحب نے فرمائی ہی تو مین اداے خدمت مین قصور کرونگا۔ گورنمنٹ حیدر آباد نے صہ ماہوار ندوے کے واسطے اور صہ ماہوار ناظم صاحب کی ذات خاص کے واسطے وظیفہ مقرر فرمایا تھا۔ ناظم صاحب نے ذاتی مصالح کو نظر انداز فرماکر اپنے صہ ماہوار بھی ندوے کے نام منتقل کر دیے اور دفتر ریاست مین اُسکا عملدرآمد کرا دیا۔ پس ناظم صاحب نے گویا اُسی قدر اور اُتنا ہی مستقل وظیفہ اپنی جیب خاص سے ندوے کو مرحمت فرمایا جتنا ریاست حیدر آباد نے عطا کیا تھا ع شکر رافتہاے شان چند انکہ رافتہاے شان۔ مولوی عبدالحی صاحب نائب ناظم کا بھی قوم کو ممنون ہونا چاہیے جنھون نے کئی مہینے سے بلامعاوضہ تحریر کا کام نہایت ہمدردی و مستعدی سے انجام دیا ہی۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ

ندوة العلما جو ایک بابرکت جلسہ اہل علم کا ہی اور جو اپنے مقاصد کے اعتبار سے اپنی نازک حالت اسلام مین مسلمانون کی طرف سے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جانے کا مستحق ہی افسوس کہ قوم نے ابتک اوسکی طرف بہت کم توجہ کی ہی اور بجاے اسکے کہ اُسکے مقاصد کی اشاعت مین پوری سرگرمی دکھائی جاتی اولٹے اُسکی مخالفت مین انتہا کے سعی سے کام لیا گیا حالانکہ یہ جلسہ مسلمانون کی صلاح و فلاح دینی و دنیوی کا متکفل اُنکے امور معاش و معاد کا مصلح اونکی ترقی کا خواہان۔ اُنکے اسباب تنزل کا دافع مبشر بہ بشارات رویاے صادقہ من جانب اللہ ہی جیسا کہ عنوان کی حدیث سے ظاہر ہی چنانچہ اس سال بعض بعض صلحا و اتقیا نے ایسے ایسے خواب دیکھے ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ ندوہ سراسر خیر و برکت اور اسکے مقاصد تمامہا موافق شرع شریف اور اسکے شرکا و معاونین کل ماجور و مثاب ہین چونکہ اِن خوابون کے دیکھنے والے کوئی معمولی اشخاص نہین بلکہ مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خانصاحب خلیفۂ شاہ محمد مجید الزمان صاحب و مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب و مولوی حکیم علی حیدر خانصاحب بڑے دیندار اور نہایت پرہیزگار ہین نظر بران یقین ہی کہ یہ ندوہ اُن تمام عیوب نقائص سے پاک و منزہ ہی جو اسکی نسبت باقتضای بشریت اکثر ابناے زمان کے قلوب مین مرتکز ہین اسواسطے کہ خود آنحضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جلسے کی نسبت دینی صلاح و ایمانی فلاح پر مبنی ہونے کی خوشخبری دی ہی اور حدیث مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاَى الْحَق کی حقیت سے انکار نکرین کہ سچا خواب چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہی پس اُسکے انکار سے ڈرنا چاہیے بالیقین یہ تینون خواب صحیح اور سچے ہین اور ندوہ جیسا کہ ان خوابون سے ظاہر ہی بالکل ایک دینی اور موافق اصول شرع جلسہ ہی اور اپنے مقاصد و فوائد کے لحاظ سے نہایت مہتم بالشان اور قابل قدر اہل اسلام ہی جن صاحبون نے ابتک اسکے ساتھ مخالفانہ سلوک کیا یا اونھین اسکے ساتھ کچھ خلوص نہین اونکو لائق اور زیبا ہی کہ اپنے خیالات جلد بدلکر شرکت و اعانت ندوہ کا شرف حاصل کرین کہ یہ موجب رضاے ختمی پناہی بلکہ عین خوشنودی حضرت الٰہی ہی ہان اگر اسمین کوئی امر قابل اصلاح دیکھین تو اُسے باخلاص ندوے مین پیش کرین کہ اُسکا اندفاع چاہین نہ یہ کہ اشتہارونکی بھرمار سے اُسکی تشہیر اور تکفیر کرین اور آیۂ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کی وعید شدید سے نہ ڈرین اور ظُنُّوا الْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا کے ثواب سے محروم رہین حررہ العبد الاثم محمد عبد العلی المدراسی

مقاصد ندوۃ العلما و فہرست کتب مع قیمت

۱ نصاب تعلیم کی اصلاح اور علوم دین کی ترقی اور تہذیب اخلاق
۲ علما کے باہمی نزاع کا دفع اور اختلافی مسائل کے رد و قدح کا پورا پورا انسداد
۳ عام مسلمانوں کی صلاح و فلاح اور اوسکے تدابیر مگر ملکی معاملات اس سے علاحدہ ہین
۴ ایک عظیم الشان اسلامی دار العلوم قائم کرنا جسمین تمام علوم و فنون کی تعلیم ہوگی۔
۵ دینی امور کے واسطے محکمہ افتا کا ہونا جسمین بڑے بڑے عالم اور مفتی ہونگے۔

اسامی کتب متعلقہ ندوہ	قیمت باعتبار کاغذ: عمدہ	رسمی	کیفیت
حصہ اول روداد سال اول	عہ ر	+	اسمین کیفیت انعقاد ندوہ و نیز اوسکے مقاصد و اغراض مع خطوط و تقاریر علما و کارروائی اجلاس درج ہی۔
حصہ دوم روداد سال اول	۷ر	+	اسمین مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مولوی عبد العلی صاحب آسی وغیرہ علما کی تقریرین درج ہین۔
رسالہ تنظیم	عہ ر	۱۲ر	یہ رسالہ شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کا درباب اصلاح تعلیم ہی۔
مضامین ثلثہ	۳ر	۲ر	اسمین مولوی عبد الحق۔ مولوی حبیب الرحمن مولوی غلام محمد صاحبان کی تقریر ہے
مضامین نظم و نثر	۷ر	۵ر	اسمین تیرہ تقریرین ہین جو جلسۂ دوم ندوۃ العلما مین پیش ہوئین۔
اتفاق	۰۲ر	۲ر	تقریر مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسۂ احمدیہ آرہ
مضامین اربعہ	۸ر	۶ر	اسمین مولوی ابراہیم صاحب و مولوی اعظم حسین صاحب و مولوی شبلی صاحب و مولوی سلیمان صاحب کے مضامین ہین۔
مسودۂ دار العلوم	بلا قیمت		ندوہ جس قسم کے اعلی درجے کا مدرسہ جاری کرنا چاہتا ہی اسکا پورا خاکہ۔
روداد سال دوم	۱۲ر	۱۰ر	اسمین جلسۂ ندوۃ العلما منعقدۂ لکھنؤ کی مفصل کیفیت درج ہی۔
کارروائی سال دوم	۲ر	۰۱ر	اسمین تیسرے سالانہ جلسے کی کارروائی جو شہر بانس بریلی مین پڑھی گئی تھی مرقوم ہی
تحفۂ محمدیہ	+	عہ ر	یہ قیمت سالانہ پیشگی بارہ رسالون کی ہی۔